لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت گمراہی سے الگ واضح ہو چکی ہے۔ اب جو شخص طاغوت (شیطان اور ہر باطل قوت) کا انکار کرے اور خدا پر ایمان لائے اس نے یقیناً مضبوط رسی تھام لی ہے۔ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اور خدا (سب کچھ) سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 256)

پیغمبر اکرم محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: مَن اَحَبَّ یَستَمسِکَ بِالعُروَۃِ الوُثقٰی لَا انفِصَامَ لَھَا فَلیَستَمسِک بِوِلَایَۃِ اَخِی وَوَصِیِ عَلیِ ابنِ اَبِی طَالِب صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیہِ فَاِنَّہٗ لَا یَھلِک مَن اَحَبَّہٗ وَتَوَلّاہُ وَلَا یَنجُوا مَن اَبغَضَہٗ وَعَادَاہُ۔

جو چاہتا ہے کہ ایسی مضبوط رسی سے تمسک رکھے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ وہ میرے بھائی اور میرے وصی علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ سے تمسک رکھے۔ اس لیے کہ جو انہیں دوست رکھے گا اور ان کی محبت کا دم بھرے گا وہ ہلاک نہ ہو گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اور دشمنی کرے گا وہ نجات نہ پا سکے گا۔

(تفسیر صافی، جلد 1، صفحہ 491)